82671-بال سیاہ کرنے جائز نہیں چاہے خاوند کے لیے کیوں نہ ہوں

سوال

ایک بہن کا سوال ہے کہ :

میں نے سنا ہے بال سیاہ کرنے منع ہیں، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے، اور میں نے یہ بھی سنا ہے کہ جن کے بال سفید ہو چکے ہیں، اور وہ بوڑھے ہو گئے ہیں اور وہ بال سیاہ کرنا چاہیں تو لعنت ان کے ساتھ مخصوص ہے، یعنی عورت کا اپنے خاوند کے لیے زینت اختیار کرنے کے مسئلہ کو یہ حدیث شامل نہیں ہوتی، تو کیا بیوی کا اپنے خاوند کے لیے بطور زینت بال سیاہ کرنا صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مرد اور عورت کے لیے بال سیاہ
کرنے مطلقا جائز نہیں، چاہے عورت اپنے خاوند کے لیے کرے یا کسی اور کے لیے، کیونکہ
بال سیاہ کرنے کی ممانعت والے دلائل عمومی ہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر بالوں کو سیاہ کیا جائے تو یہ
جائز نہیں، کیونکہ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور سفید
بالوں کو رنگ کرنے اور سیاہ کرنے سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

"اس بڑھاپے (سفید بالوں) کو تبدیل
کرو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (5476).

اور بالوں کو سیاہ کرنے والے کے لیے
وعید بھی وارد ہے، جو کہ درج ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے :

"آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہونگے
جو سیاہ خضاب لگائینگے، جیسے کبوتر کی پوٹ ہوتی ہے، وہ جنت کی خوشبو تک حاصل نہیں

کرینگے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (4212) سنن
نسائی (138/8) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (8153) میں
اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور یہ حدیث سفید بالوں کو سیاہ میں
تبدیل کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، لیکن سیاہ کے علاوہ باقی رنگ کے متعلق تو اصل
جواز ہی ہے، لیکن اگر یہ کافرہ اور فاجرہ عورتوں کے طریقہ اور انکی اشکال و انواع
میں ہو تو پھر اس اعتبار سے یہ بھی حرام ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان ہے:

"جس نے بھی کسی قوم سے مشابہت
اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (4031)
علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (109/5) میں اسے صحیح قرار دیا ہے"
انتہی.

ماخوذ از: مجموع فتاوی و رسائل ابن
عثیمین (120/11).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا
ہے:

"اور جب سیاہ خضاب لگانے میں یہ حکم
ہے تو حلال چیز استعمال کرنے میں اس سے مستغنی ہوا جا سکتا ہے، وہ اس طرح کہ مہندی
اور کتم ملا کر استعمال کی جائے، یا پھر سیاہ اور سرخ دونوں کا درمیانی رنگ استعمال
کر لیا جائے، تو بالوں کی سفیدی کو حلال خضاب کے ساتھ تبدیل کر کے مقصد حاصل ہو
سکتا ہے، اور لوگوں کے نقصان والے دروازے کو جب بھی بند کیا گیا اس کے مقابلہ میں
خیر و بھلائی کا دروازہ لازمی کھول دیا گیا ہے" انتہی.

ماخوذ از: مجموع فتاوی و رسائل ابن
عثیمین (123/11).

دوم :

اس مسئلہ میں نوجوان اور بوڑھے میں
کوئی فرق نہیں، چنانچہ حرمت کا اقتصار اس پر نہیں کیا جا سکتا جس کے بال بڑھاپے کی
بنا پر سفید ہو گئے ہوں، بلکہ نوجوانوں کو بھی خالص سیاہ خضاب استعمال کرنے سے منع
کیا جائیگا.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے
درج ذیل سوال کیا گیا :

میں نے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ
بالوں کے رنگ تبدیل کرنے کا مواد استعمال کرتے ہیں جس سے بال سیاہ یا سرخ ہو جاتے
ہیں، اور میں انہیں دوسرے مواد بھی استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے جو بالوں کو نرم اور
گھنگریالے بنا دیتا ہے، تو کیا یہ چیز استعمال کرنی جائز ہے، اور کیا اس حکم میں
نوجوان بھی بوڑھوں کی طرح ہیں ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"سیاہ رنگ کے علاوہ بالوں کو رنگنے
میں کوئی حرج نہیں، اور اسی طرح بالوں کو نرم اور گھنگریالے کرنے والا مواد استعمال
کرنا بھی اور اس میں نوجوان اور بوڑھوں کے لیے ایک ہی حکم ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ
اگر یہ مواد طاہر اور پاکیزہ ہو، اور نقصاندہ اور مضر نہ ہو.

لیکن صرف سیاہ رنگ سے بال رنگنا نہ
تو مرد کے لیے جائز ہے اور نہ ہی عورت کے لیے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان ہے :

"اس بڑھاپے کی سفیدی کو تبدیل کرو،
اور سیاہ کرنے سے اجتناب کرو" انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (168/5).

تنبیہ :

سائلہ کا یہ قول کہ : لعنت ان کے ساتھ
مخصوص ہے جن کے بال سفید ہو چکے ہوں.

اس کے متعلق گزارش ہے کہ ہمارے علم
کے مطابق تو بال سیاہ کرنے والے پر لعنت کسی حدیث میں نہیں آئی، بلکہ احادیث میں
ممانعت آئی ہے، جیسا کہ سابقہ احادیث میں ہے.

واللہ اعلم.